احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 30 مئی 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 30 مئی 2014ء .... 1435 ہجری 30 ہجرت 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 122

اچھے نام رکھو

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

تم قیامت کے دن اپنے ناموں اور اپنے آباء کے ناموں

سے بلائے جاؤ گے اس لئے اچھے نام رکھا کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء حدیث نمبر:4297)

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دوسرے پوتے کی ولادت باسعادت

احباب جماعت کے لئے یہ خبر یقیناً بے حد خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل اور احسان سے مورخہ 18 مئی 2014ء بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ امۃ السبوح بیگم صاحبہ مدظلہا کو دوسرے پوتے اور محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب اور محترمہ سیدہ ھبۃ الرؤف صاحبہ کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے نومولود کا نام مرزا معاذ احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب اور مکرمہ سیدہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب و محترمہ صاحبزادی امۃ الحکیم بیگم صاحبہ کا دوسرا نواسہ ہے۔

عزیزم مرزا معاذ احمد سیدنا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی اک سے ہزار ہوویں مولیٰ کے یارہوویں کا مصداق ہے۔

ادارہ الفضل اپنی طرف سے اور جملہ قارئین الفضل اور احباب جماعت پاکستان کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا، محترم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب اور آپ کی اہلیہ مکرمہ ھبۃ الرؤف صاحبہ، مکرمہ صاحبزادی امۃ الوارث فرح صاحبہ، مکرم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب اور اسی طرح مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب اور آپ کے اہل خانہ اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا معاذ احمد کو صحت وسلامتی والی، دین و دنیا کی لازوال سعادتوں سے مالا مال اور اپنے بے انتہا فضلوں اور رحمتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی ان تمام دعاؤں کا وارث بنائے جو آپ نے اپنی اولاد کے لئے کی ہیں۔ آمین

کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(درثمین)

اجداد کی پیشانی کو دے اور تب و تاب
یہ زیبِ چمن فخر گلستاں ہو خدایا
ہر پل ہو یہ ماں باپ کے آنگن کا اجالا
ہر گام پہ یہ دیپ فروزاں ہو خدایا
آقا تر و تازہ تجھے گلفام ملا ہے
اللہ کی جانب سے یہ انعام ملا ہے

نیکی کیلئے دعا کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”اگر انسان کے دل میں خدا کا خوف ہو تو وہ یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کہ میرے اندر بڑی نیکی ہے اور یہ کہ یہ نیکی ہمیشہ میرے اندر قائم بھی رہنی ہے۔ پس اگر کسی سے کوئی نیکی کی بات ہوتی ہے تو اللہ کا خوف رکھنے والے اور حقیقت میں نیک بندے اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہر احمدی کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہوئے نیکیوں کو اپنے اندر قائم رکھنے کی کوشش کرے اور سب سے زیادہ جو نیکیوں کو جلا کر خاک کرنے والی چیز ہے اس سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں جیسا کہ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ حسد ہے۔ پس اس حسد کی بیماری کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ تمام زندگی کی نیکیاں حسد کے ایک عمل سے ضائع ہوسکتی ہیں۔“ (خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 258)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2014ء)

انٹری ٹیسٹ کی تیاری

نظارت تعلیم کے تحت میڈیکل کے طلبہ و طالبات کی سہولت کے پیش نظر MCAT انٹری ٹیسٹ کی تیاری کے لئے ایک ٹریننگ کلاس مورخہ 2/اگست 2014ء سے شروع کروائی جا رہی ہے۔ کلاس کا دورانیہ صبح 8 تا 12 بجے دوپہر ہوگا جبکہ یہ کلاس ایک ماہ جاری رہے گی۔ اس کلاس میں شمولیت کے خواہشمند طلبہ وطالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔ رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 21 جون 2014ء ہے۔ رجسٹریشن کروانے کے لئے کوائف: نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

فون: 0476212473,03339791321

Email:mcat@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

ترک دنیا سے الٰہی فضیلت عطا ہوتی ہے

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:۔

’’جو شخص دنیا کو رڈ نہیں کرسکتا وہ ہمارے سلسلہ کی طرف نہیں آ سکتا۔ دیکھو حضرت ابوبکرؓ نے سب سے اوّل دنیا کو رڈ کیا اور آپ کی آخری پوشاک یہی تھی کہ کمبل پہن کر آپ آحاضر ہوئے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے اوّل تخت پر جگہ دی وجہ اس کی یہی تھی کہ آپ نے سب سے اوّل فقر اختیار کیا تھا خدا تعالیٰ کی ذات پاک ہے کہ کسی کا قرضہ اپنے ذمہ نہیں رکھتی۔ اوائل میں نقصان ضرور ہوتے ہیں دوستوں یاروں کے تعلقات قطع کرنے پڑتے ہیں لیکن ان سب کا بدلہ آخر کار دیتا ہے ایک چوڑھے اور چمار کی خاطر جب ایک کام کیا جاوے اور تکلیف برداشت کی جاوے تو وہ اپنے ذمہ نہیں رکھتا تو پھر خدا کس لیے اپنے ذمہ رکھے وہ آخر کار سب کچھ دے دیتا ہے۔

بارہا ہم نے سمجھایا ہے کہ جس شخص کو اور اور اغراض سوائے دین کے ہیں وہ ہمارے سلسلہ میں داخل نہیں ہوسکتا۔ دوکشتیوں میں پاؤں رکھ کر پار اُترنا مشکل ہے اس لیے جو ہمارے پاس آوے گا وہ مر کر آوے گا لیکن خدا اس کی قدر کریگا اور وہ نہ مرے گا جب تک کہ دنیا میں کامیابی نہ دیکھ لے جو کچھ برباد کرکے آویگا خدا اسے سب کچھ پھر دے گا۔ لیکن ایک دنیا دار قدم نہیں اُٹھا سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان خود ہی غداری کرتا ہے کہ نام تو خدا کی طرف آنے کا کرتا ہے اور اس کی نظر اہل دنیا کی طرف ہوتی ہے۔

جو قدر اس سلسلہ میں داخل ہونے کی اس وقت ہے وہ بعد از اں نہ ہوگی۔ مہاجرین وغیرہ کی نسبت قرآن شریف میں کیسے کیسے الفاظ آئے ہیں جیسے رضی اللہ عنہم۔ لیکن جو لوگ فتح کے بعد داخل ہوئے کیا اُن کو بھی یہ کہا گیا؟ ہرگز نہیں۔ ان کا نام ناس رکھا گیا۔ اور لوگوں سے بڑھ کر کوئی خطاب ان کو نہ ملا۔ خدا کے نزدیک عزتوں اور خطابوں کے یہی وقت ہوتے ہیں کہ جب اس سلسلہ میں داخل ہونے سے برادری، رشتہ دار وغیرہ سب دشمن جان ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ شرک کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ کچھ حصہ اس کا ہو اور کچھ غیر کا بلکہ ایک جگہ فرماتا ہے کہ اگر تم کچھ مجھ کو دینا چاہتے ہو اور کچھ بتوں کو تو سب کا سب بتوں کو دے دو۔

اس وقت کا تخم بویا ہوا ہرگز ضائع نہیں ہو گا۔ کیا آج کے تجربہ نے ان لوگوں کو بتلا نہیں دیا کہ یہ پودا ضائع ہونے والا نہیں۔ قرآن شریف، احادیثِ صحیحہ اور نشاناتِ آسمانی سب ہماری تائید میں ہیں اور بین طور پر سب کچھ ثابت ہوگیا ہے۔ اب جو اس سے فائدہ نہ اُٹھاوے وہ مورد غضب الٰہی ہے۔ خدا غفور اور کریم، حنان اور منان ہے مگر یہ انسان کی شوخی اور بدبختی ہے کہ اس کے مائدہ کو وہ رد کرتا ہے اور غضب کا مستحق ہو جاتا ہے اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا تو کب کا تباہ ہو جاتا۔ انسان کو خدا کا خوف اور ڈر رکھنا چاہیے اور برادری اور رسوم سے ڈر کر خدا کی راہ کو ترک نہ کرنا چاہیے۔ جب انسان کا مددگار اور معاون خدا ہو جاتا ہے تو پھر اُسے کوئی کمی نہیں۔ خداداری چہ غم داری۔ اس قدر انبیاء جو آئے ہیں کیا خدا نے ان سے کسی قسم کی دغا کی ہے جو اب کسی سے کریگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کچھ ہوا۔ ہر وقت جان کا خطرہ تھا۔ ہر ایک طرف سے دھمکی ملتی تھی مگر کیا لوگوں نے اور قوم اور برادری نے آپ کو تباہ کر دیا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ خود تباہ ہوئے اور آج کوئی ایک بھی نہیں جو اپنے آپ کو ابوجہل کی اولاد بتلاتا ہو مگر آنحضرتؐ کے نام لیواؤں اور آپ کی اولاد سے دنیا بھری پڑی ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 452)

’’اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اور ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کرسکے تو وہ اُٹھ کر استغفار درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نوافل ادا کرتے۔ آپ کثرت سے گیارہ رکعت پڑھتے آٹھ نفل اور تین وتر آپ کبھی ایک ہی وقت میں ان کو پڑھ لیتے اور کبھی اس طرح سے ادا کرتے کہ دو رکعت پڑھ لیتے اور پھر سو جاتے اور پھر اُٹھتے اور دو رکعت پڑھ لیتے اور سو جاتے۔ غرض سو کر اور اُٹھ کر نوافل اسی طرح ادا کرتے جیسا کہ اب تعامل ہے اور جس کو اب چودھویں صدی گزر رہی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 461)

☆ ☆ ☆

حضرت مصلح موعود کی مجلس عرفان

لائل پور سے ایک صاحب نے چند سوال لکھ کر حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بھیجے۔ ذیل میں وہ سوالات مع جواب درج کئے جاتے ہیں۔

سوال: آپ کو قرآن پاک کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے کس نقطہ نگاہ سے دی ہے۔ خالص فصیح و بلیغ عربی کے طور پر یا ایک مارل کوڈ کے طور پر۔ یا دنیوی قانون کے لحاظ سے یا علوم حاضرہ۔ مثلاً سائنس کو مدنظر رکھ کر یا ان تمام نقطہ ہائے نگاہ سے بلند ہو کر ایک قطعی حقیقت سے آگاہ کر دیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر اصلیت کیا ہے؟

جواب: سب طرح خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کی فضیلت مجھے سمجھائی ہے یعنی جن علوم کی ایک مذہبی کتاب کو ضرورت ہے۔ ان میں اس نے مجھے قرآن کی افضلیت سمجھائی ہے۔

سوال: یہ جو علوم طبعی کے عصری نظریات ہیں۔ ان کے متعلق آپ کوئی رائے قائم کرسکتے ہیں۔ میں یہ مانتا اور کہتا رہا ہوں کہ مذہب یا تو ماضی کی بات کرے گا۔ یا مستقبل کی۔ حاضر چونکہ تصدیق کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے اہل مذہب اس کی تحقیق کے متعلق انکار کردیں گے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جب آپ کو قرآن پاک کا علم دیا ہے تو کیا اس نے موجودہ علمی جدوجہد فزکس، کیمسٹری، ریاضی وغیرہ کے متعلق بھی کچھ علم دیا ہے۔ یا صرف علم دین کے متعلق (جسے مادی علوم والے خواب نادیدہ کی تفسیر تصور کرتے ہیں)۔

جواب: ان علوم کا مذہبی کتاب سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ علوم کسبی ہیں۔ باقی یہ بھی غلط ہے کہ مذہب یا آئندہ کی بات کرے گا یا ماضی کی مذہب کا تعلق اعمال سے ہے اور وہ حاضر سے متعلق ہیں۔

سوال: تبارك الذي بيده الملك ...... ولقد زينا السماء

موجودہ علمی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ موت ایک اتفاقی امر ہے اور کئی طریقوں سے اسے ملتوی بھی کیا جاسکتا ہے۔

جواب: آیت میں اس کا ذکر نہیں کہ موت طبعی امر نہیں۔ یہ آپ نے کہاں سے قیاس کیا۔ آیت میں تو یہ بتایا ہے کہ جو لوگ موت اور ایسے ہی اور طبعی امور کو بے فائدہ یا ضرر رساں سمجھتے ہیں۔ غلطی کرتے ہیں۔ یہ امور طبعیہ اپنے اندر اہم فوائد رکھتے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو کائنات کے سلسلہ میں جگہ دی ہے۔

سوال: سات آسمانوں کا کیا مطلب ہے۔ آپ کے اسی علم کی رو سے جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے۔

جواب: سات آسمانوں سے مراد یہ ہے کہ تمام کارخانہ دنیوی ہو یا دینی اپنے اندر ارتقار رکھتا ہے۔ عربی میں سات کے معنے کثرت کے ہوتے ہیں۔

سوال: زینت دینے سے کیا مطلب ہے کیا کل کائنات میں صرف یہ ذرہ (زمین) ہی خدائی کا مرکز رہا ہے اور خدا اس کو سنوارنے میں مصروف رہا ہے۔

جواب: سماء الدنیا سے مراد دنیا نہیں بلکہ عربی قاعدہ کے رو سے وہ آسمان یا فضا ہے جسے انسانی آنکھ دیکھتی ہے۔

سوال: شیطان کیا چیز ہے اور اس کو مادی چیزوں سے مارنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: شیطان وہ ضرر رساں اشیاء بھی ہیں جن سے انسان کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے اور جن کو سورج چاند ستاروں کی روشنی مارتی رہتی ہے اور روحانی آسمان مراد لیا جائے تو روحانی شیطان مراد ہوں گے اور روحانی آسمان میں روحانی شیطان کی موت کے اسباب مخفی ہیں۔ یہاں دونوں ہی مراد ہیں۔ لیکن ان کے سوا اور بھی معنی ہیں۔ مگر ان کا بیان کرنا طوالت ہے۔

سوال: کیا آپ کے لئے ممکن ہے کہ قرآن کی کوئی ایسی تفسیر لکھ دیں۔ جو زمانہ مستقبل کے لئے ہمیشہ کارآمد ہے اور اس کی اور وقت کی پرواز مساوی رہے۔

جواب: وہ تفسیر انسان کامل کے نفس میں ہوسکتی ہے۔ ہر زمانہ کے لئے اگر مفصل تفسیر ہو تو وہ غیر محدود جلدوں میں ہوسکتی ہے۔ جو ممکن نہیں۔ یا پھر مجمل الفاظ میں ہو تو وہ قرآن موجود ہے۔ کسی دوسری تفسیر کی کیا ضرورت اور وہ زائد کیا فائدہ دے گی۔

سوال: آیا خدا تعالیٰ سے یہ بصد ادب پوچھا جاسکتا ہے کہ آئن سٹائن کے نظریۂ اضافیت میں کہاں تک صداقت ہے اور اصل صداقت ریاضی کے کون سے فارمولے میں ہے؟

جواب: یقیناً اگر کسی کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو اور اسے اس نظریہ سے کوئی ایسی دلچسپی ہو کہ وہ اسے خدا تعالیٰ سے حل کرنا ضروری سمجھتا ہو۔

ذکر الٰہی اور تعداد

ایک صاحب نے لکھا۔ حضور نے اپنی کتاب ذکر الٰہی کے ص47 پر فرمایا ہے کہ سبحان اللہ اور الحمدللہ تینتیس تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ پڑھا جائے۔ لیکن حضرت مسیح موعود اخبار الحکم 24 جون 1904ء میں فرماتے ہیں کہ:

درحقیقت یہ بات بالکل سچی ہے کہ یار کو یاد کرنا ہو تو پھر گن گن کر کیا یاد کرنا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جو 33 مرتبہ فرمایا ہے وہ آنی اور شخصی بات ہوگی تو آپ نے اسے فرمادیا کہ 33 مرتبہ کرلیا کرو‘‘۔ حضور اس کی تشریح فرمائیں۔

حضور نے اس کے جواب میں فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ کا ارشاد ذکر کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے جو فرمایا وہ ان اذکار کے متعلق ہے جو انسان اپنی مرضی سے کرتا ہے۔

(الفضل 11 نومبر 1939ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم منصور نعیم شیخ صاحب

اصول تفسیر القرآن

مطہر القلب انسان پر قرآنی معارف وحقائق کھولے جاتے ہیں

تفسیر قرآن مجید کے اہم اصول بیان کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ لفظ تفسیر کی وضاحت کر دی جائے۔

تفسیر کے معانی

عربی زبان میں تفسیر کے لفظی معنی کھولنے ظاہر کرنے بیان کرنے اور پردہ ہٹانے کے ہیں اور اصلاح میں علم التفسیر اس علم کو کہتے ہیں جس میں قرآن کریم کے مطالب و معانی بیان کئے جائیں اور اس کے احکام اور حکمتوں کو کھول کر عمدہ انداز میں بیان کیا جائے۔ قرآن کریم میں آنحضرتؐ سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اور ہم نے تیری طرف بھی ذکر اتارا ہے تا کہ تو اچھی طرح لوگوں پر اس کی وضاحت کر دے جو ان کی طرف نازل کیا گیا تھا اور تا کہ وہ تفکر کریں۔ (سورۃ النحل 45)

چنانچہ آنحضرتؐ صحابہ کرام کو صرف قرآن کریم کے الفاظ ہی نہیں سکھاتے تھے بلکہ اس کے ضروری معانی بھی بیان فرمایا کرتے تھے۔ لیکن آپؐ کے بعد اس بات کی ضرورت تھی کہ تفسیر قرآن کو ایک مستقل علم کی صورت میں محفوظ کیا جاتا تا کہ امت محمدیہ کے لئے قرآن کریم کے الفاظ کے ساتھ ساتھ اس کے صحیح معنے بھی محفوظ ہو جائیں۔

علم التفسیر کو کس کس طریقے سے محفوظ کیا گیا؟ اس راہ میں کیسی کیسی مشقتیں اٹھائی گئیں اور یہ جدوجہد کتنے مراحل سے گزری ہے۔ اس کی ایک دلچسپ تاریخ ہے۔ یہاں مختصراً یہ بتانا عرض ہے کہ تفسیر قرآن کے اصول کیا کیا ہیں۔ حضرت مسیح موعود سے پہلے بہت سے علماء نے اس بات پر قلم اٹھایا ہے۔ لیکن میں اپنے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کے بیان کردہ اصول ہی بیان کروں گا۔

ضرورت واہمیت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

یہ بات واقعی سچ ہے کہ جو (۔) ہیں یہ قرآن شریف کو بالکل نہیں سمجھتے۔ لیکن اب خدا کا ارادہ ہے کہ صحیح معنی قرآن کے ظاہر کرے۔ خدا نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے اور میں اس کے الہام اور وحی سے قرآن شریف کو سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کی ایسی تعلیم ہے کہ اس پر کوئی اعتراض نہیں آسکتا اور معقولات سے ایسی پُر ہے کہ ایک فلاسفر کو بھی اعتراض کا موقعہ نہیں ملتا مگر ان (۔) نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے اور اپنی طرف سے ایسی ایسی باتیں بنا کر قرآن شریف کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ جس سے قدم قدم پر اعتراض وارد ہوتا ہے اور ایسے دعاوی اپنی طرف سے کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ اور وہ سراسر اس کے خلاف ہے مثلاً اب یہی واقعہ صلیب کا دیکھو کہ اس میں کس قدر افتراء سے کام لیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم کی مخالفت کی گئی ہے اور یہ بات عقل کے بھی خلاف ہے اور قرآن کریم کے بھی برخلاف ہے۔

(ملفوظات جلد سوم 450)

اصول تفسیر

حضرت مسیح موعود نے قرآن مجید کی تفسیر کے کئی معیار بیان فرمائے ہیں۔ ذیل میں (برکات الدعا) میں جو معیار حضرت مسیح موعود نے بیان کئے وہ یہ ہیں۔

1۔ سب سے اول معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسرے کا محتاج ہو۔ وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑ جاتی ہے۔ اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اس میں موجود نہ ہوں۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنی کریں تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ان معنوں کی تصدیق کے لئے دوسرے شواہد قرآن سے ملتے ہیں یا نہیں۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنوں کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہئے کہ وہ معنی بالکل باطل ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بینہ کا اس کا مصداق ہو۔

2۔ دوسرا معیار رسول اللہؐ کی تفسیر ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنی سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہؐ تھے۔ پس اگر آنحضرتؐ سے کوئی تفسیر ثابت ہو جائے تو (۔) کا فرض ہے کہ بلا توقف اور بلا دغدغہ قبول کرے نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی۔

3۔ تیسرا معیار صحابہؓ کی تفسیر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہؓ آنحضورؐ کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی۔ کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا۔

4۔ چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے۔ کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے لا یمسہ ...... (واقعہ 80) یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں اور وہ ان کو شناخت کر لیتا ہے اور سونگھ لیتا ہے اور اس کا دل بول اٹھتا ہے کہ ہاں یہی راہ سچی ہے اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو اور اس تنگ راہ سے گزرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گزرے ہیں تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسر قرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس سے نبیؐ نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تعریف کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بری تفسیر کی۔

5۔ پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کر دیئے ہیں کہ چنداں لغت عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں ہاں موجب زیادت بصیرت بیشک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے۔

6۔ چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کیلئے سلسلہ جسمانی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کے دونوں سلسلوں میں بکلی تطابق ہے۔

7۔ ساتواں معیار وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے کیونکہ صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے۔ اور بغیر نبوت اور تجدید احکام کے وہ سب باتیں اس کو دی جاتی ہیں جو نبی کو دی جاتی ہیں اور اس پر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس پر وہ سب امور بطور انعام و اکرام کے وارد ہو جاتے ہیں۔ جو نبی متبوع پر وارد ہوتے ہیں۔ سو اس کا بیان محض اٹکلیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ دیکھ کر کہتا ہے اور سن کر بولتا ہے اور یہ راہ اس امت کے لئے کھلی ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ وارث حقیقی کوئی نہ رہے اور ایک شخص جو دنیا کا کیڑا اور دنیا کے جاہ و جلال اور ننگ و ناموس میں مبتلا ہے وہی وارث علم نبوت ہو کیونکہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ بجز مطہرین کے علم نبوت کسی کو نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ یہ تو اس پاک علم سے بازی کرنا ہے کہ ہر ایک شخص باوجود اپنی آلودہ حالت کے وارث النبی ہونے کا دعویٰ کرے۔

(برکات الدعا روحانی خزائن جلد 6 ص 17 تا 21)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

آیت انا علی ذھاب ...... (المومنون 19) میں 1857ء کی طرف اشارہ ہے جس میں ہندوستان میں ایک مفسدہ عظیم ہو کر آثار باقیہ اسلامی سلطنت کے ملک ہند سے ناپدید ہو گئے تھے کیونکہ اس آیت کے اعداد بحساب جمل 1274 ہیں اور 1274 کے زمانہ کو جب عیسوی تاریخ میں دیکھنا چاہیں تو 1857ء ہوتا ہے۔ سو درحقیقت ضعف (۔) کا ابتدائی زمانہ یہی 1857ء ہے۔ جس کی نسبت خدا تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھایا جائے گا سو ایسا ہی 1857ء میں (۔) کی حالت ہوگئی تھی۔........

پس اس حکیم وعلیم کا قرآن کریم میں یہ بیان فرمانا کہ 1857 میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی معنی رکھتا ہے کہ (۔) اس پر عمل نہیں کریں گے۔........ کتاب الٰہی کی غلط تفسیروں نے انہیں بہت خراب کیا ہے اور ان کے دلی اور دماغی قوت پر بہت برا اثر ان سے پڑا ہے اس زمانہ میں بلاشبہ کتاب الٰہی کیلئے ضروری ہے کہ اس کی ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے کیونکہ حال میں جن تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کرتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر نیک اثر ڈالتی ہیں بلکہ فطرتی سعادت اور نیک روشنی کے مزاحم ہو رہی ہیں۔...... پھر انہیں حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا جیسا کہ فرمایا ہے کہ لو کان الایمان .... یہ حدیث درحقیقت اسی زمانہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جو آیت انا علی ذھاب ..... میں اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 489 تا 493)

تفسیر قرآن کی حدود اور تدبر فی القرآن

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

ہمارا مطلب و مدعا یہ ہے کہ ایسے امور کی موشگافی اور تہ بینی کی امید سے اپنی عقلوں اور فکروں کو آوارہ مت کرو جو تمہاری بساط سے باہر ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ بہتیرے ایسے لوگ ہیں کہ

ناجائز فکروں میں پڑ کر اپنی اس معین اور مقرر وسعت سے جو قدرت نے ان کو دے رکھی ہے باہر چلے جاتے ہیں اور اپنی محدود عقل سے کل کائنات کے عمیق در عمیق رازوں کو حل کرنا چاہتے ہیں۔سو یہ افراط ہے جیسے بکلی تحقیق وتفتیش سے منہ پھیر لینا تفریط ہے۔اللہ جل شانہ فرماتا ہے واقصد ...... یعنی اپنی چال میں توسط اختیار کرنا ایسا فکر کو مجمد کر لینا چاہئے کہ جو ہزارہا نکات و لطائف الٰہیات قابل دریافت ہیں ان کی تحصیل سے محروم رہ جائیں اور نہ اس قدر تیزی کرنی چاہئے کہ ان فکروں میں پڑ جائیں کہ خدا تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے اور یا اس نے اس قدر ارواح اور اجسام کس طرح بنالئے ہیں اور یا اس نے کیونکر اکیلا ہونے کی حالت میں اس قدر وسیع عالم بناڈالا ہے۔

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 ص 166)

تفسیر قرآن اور تائید روح القدس

اس بات کا ذکر آیا کہ آجکل بغیر لوگ علم اور واقفیت کے تفسیریں لکھنے بیٹھ جاتے ہیں، اس پر فرمایا:۔

تفسیر قرآن پر دخل دینا بہت نازک امر ہے۔مبارک اور سچا دخل اس کا ہے جو روح القدس سے مدد لے کر دخل دے ورنہ علوم مروجہ کا لکھنا دنیاداروں کی چالاکیاں ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص 505)

واقعات اور موقع کے مطابق

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ من کل حدب ...... (الانبیاء:97) اس امر کے اظہار کے واسطے کافی ہے کہ یہ کل دنیا کی زمینی طاقتوں کو زیر پا کریں گے ورنہ اس کے سوا اور کیا معنی ہیں؟ کیا یہ قومیں دیواروں اور ٹیلوں کو کودتی اور پھاندتی پھریں گی؟ نہیں بلکہ اس کے یہی معنی ہیں کہ وہ دنیا کی کل ریاستوں اور سلطنتوں کو زیر پا کرلیں گی اور کوئی طاقت ان کا مقابلہ نہ کرسکے گی۔

واقعات جس امر کی تفسیر کریں وہی تفسیر ٹھیک ہوا کرتی ہے۔اس آیت کے معنی خدا تعالیٰ نے واقعات سے بتادیئے ہیں۔ان کے مقابلہ میں اگر کسی قسم کی سیفی قوت کی ضرورت ہوتی تو اب جیسے کے بظاہر (۔) دنیا کی امیدوں کے آخری دن میں چاہئے تھا کہ اہل (۔) کی سیفی طاقت بڑھی ہوئی ہوتی اور (۔) سلطنتیں تمام دنیا پر غلبہ پاتیں اور کوئی ان کے مقابل پر ٹھہر نہ سکتا مگر اب تو معاملہ اس کے برخلاف نظر آتا ہے۔خدا تعالیٰ کی طرف سے بطور تمہید یا عنوان کے یہ زمانہ ہے کہ ان کی فتح اور ان کا غلبہ دنیوی ہتھیاروں سے نہیں ہوسکے گا بلکہ ان کے واسطے آسمانی طاقت کام کرے گی جس کا ذریعہ دعا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 191)

پھر ایک جگہ آپ فرماتے ہیں:۔

''قرآن کل دنیا کی صداقتوں کا مجموعہ ہے اور سب دین کی کتابوں کا فخر ہے جیسے فرمایا ہے فیھا کتب قیمۃ اور یتلوا صحفا مطھرۃ (البینۃ: 3)۔پس قرآن کریم کے معنی کرتے وقت خارجی قصوں کو نہ لیں بلکہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہئے۔''

(ملفوظات جلد اول ص 388)

تفسیر قرآن اور سنت رسولؐ

رسول اللہؐ کو دیکھو صرف اس ایک حکم نے کہ فاستقم کما امرت نے ہی بوڑھا کردیا۔کس قدر احساس موت ہے۔آپ کی یہ حالت کیوں ہوئی صرف اس لئے کہ تا ہم اس سے سبق لیں ورنہ رسولؐ کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔مگر آپ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔

(ریویو آف ریلیجنز جنوری 1904ء جلد سوم ص 11)

تفسیر قرآن حدیث اور لغت عرب کے مطابق ہونا ضروری ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

موجودہ حالت میں میرا دل گوارا نہیں کرسکتا کہ میں قرآن شریف کے ایسے معنی کروں جو خود قرآن شریف اور لغت اور آنحضرتؐ کی تفسیر کے خلاف ہوں اور آنحضرت ﷺ کی ہتک شان کا باعث ہوں۔

(ملفوظات جلد 4 ص 160)

قرآن اپنی تفسیر آپ کرتا ہے

قرآن کریم کی تفسیر کے متعلق فرمایا:۔

خدا کے کلام کو صحیح معنی تب سمجھ آتے ہیں کہ اس کے تمام رشتہ کی سمجھ ہو جیسے قرآن شریف کی نسبت ہے کہ اس کا بعض حصہ بعض کی تفسیر کرتا ہے۔اس کے سوا جو اور کلام ہوگا تو اپنا کلام ہوگا۔دیکھا گیا ہے کہ بعض وقت ایک آیت کے معنی کرنے کے وقت دو سو آیتیں شامل ہوتی ہیں۔ایجادی معنے کرنے والوں کا منہ اس سے بند ہوجاتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص 170)

پھر ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

یہودیوں کی کارستانیوں کا نمونہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ انہوں نے کلام الٰہی میں تحریف اور الحاد اختیار کرکے کیا نام رکھا یا قرآن کریم کی کسی آیت کے ایسے معنی کرنے چاہئے کہ جو صدہا دوسری آیات سے جو اس کی تصدیق کے لئے کھڑی ہوں مطابق ہوں اور دل مطمئن ہوجائے اور بول اٹھے کہ ہاں یہی منشاء اللہ جلشانہ کا اس کے پاک کلام میں سے یقینی طور سے ظاہر ہوتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 229)

افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الاول

اول:۔دعا (پرارتھنا) جناب الٰہی سے صحیح فہم اور حقیقی علم طلب کرنا۔قرآن مجید میں آیت ہے...... (طٰہٰ:114) اے میرے رب میرے علم میں ترقی بخش اور دعا کے لئے ضروری ہے کہ طیب کھانا، طیب لباس، عقد ہمت استقلال

دوم:۔صرف الٰہی رضامندی اور حق تک پہنچنے کے لئے خدا میں ہوکر کوشش کرنا۔جیسے فرمایا والذین جاھدوا فینا...... (العنکبوت:70)

سوم:۔تدبر، تفکر۔قرآن مجید میں ارشاد ہے افلا یتدبرون ...... (محمد:24) اور فرمایا لآیات لاولی الالباب......

(آل عمران:191)

چہارم:۔حسن اعتقاد وحسن اقوال وحسن اعمال فکر بیماری، مقدمات ومشکلات میں صبر واستقلال۔اس مجموعہ کو قرآن نے تقویٰ کہا ہے۔دیکھو لیس البر (البقرہ:177) اور اس کا ایک درجہ سورۃ بقرہ کی ابتداء میں ہے۔جیسے فرمایا کہ الغیب پر ایمان لاوے۔پرارتھنا اور دعا اور بقدر ہمت و طاقت دوسرے کی ہمدردی کے لئے کوشش کرنے والا متقی ہے اور تقویٰ کے بارے میں ارشاد الٰہی ہے واتقوا اللہ ...... (البقرہ:283) لیکن خود پسند آدمی آیات الٰہی کے سمجھنے سے قاصر ہے۔

پنجم:۔قرآن مجید کے معنی خود قرآن مجید میں دیکھے جاویں۔

ششم:۔اسمائے الٰہیہ اور الٰہی تقدیس وتنزیہہ کے خلاف کسی لفظ کے معنی نہ لئے جاویں۔

ہفتم:۔تعامل سے جس کا نام سنت ہے معانی لے اور اس سے باہر نہ نکلے

ہشتم:۔سنن الٰہیہ ثابتہ کے خلاف ورزی نہ کرے

نہم:۔لغت عرب ومحاورات ثابتہ عن العرب کے خلاف نہ ہو

دہم:۔عرف عام سے جس کو معروف کہتے ہیں معانی باہر نہ نکلیں

یازدھم:۔نور قلب کے خلاف نہ ہو

دوازدھم:۔احادیث صحیحہ ثابتہ کے خلاف نہ ہو

سیزدہم:۔کتب سابقہ کے ذریعہ بھی معانی قرآن حل کئے جاتے ہیں

چہاردھم:۔کسی وحی الٰہی اور الہام صحیح کے ذریعہ سے بھی معانی قرآن حل ہوسکتے ہیں

(حقائق الفرقان جلد اول ص 2)

افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت مصلح موعود، حضرت مسیح موعود کے بیان فرمودہ اصول تفسیر نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

☆ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا راز ہے اور راز ان پر کھولے جاتے ہیں جو خاص تعلق رکھتے ہیں اس لئے قرآن کریم سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرے۔

☆ قرآن کریم کا ہر ایک لفظ ترتیب سے رکھا گیا ہے...... پس چاہئے کہ جب کوئی قرآن کریم پر غور کرے تو اس بات کو مدنظر رکھے کہ خدا تعالیٰ نے ایک لفظ کو پہلے کیوں رکھا ہے اور ایک لفظ کو بعد میں کیوں۔جب وہ اس پر غور کرے گا تو اسے حکمت سمجھ میں آجائے گی۔

☆ قرآن کریم کا کوئی لفظ بے مقصد نہیں ہوتا اور کوئی لفظ زائد نہیں ہوتا۔ہر لفظ کسی خاص مفہوم اور مطلب کے ادا کرنے کے لئے آتا ہے۔پس کسی لفظ کو یونہی نہ چھوڑو۔

☆ قرآن کریم اپنے ہر دعویٰ کی دلیل خود بیان کرتا ہے آپ نے فرمایا جہاں قرآن کریم میں کوئی دعویٰ ہو وہاں اس کی کوئی دلیل بھی تلاش کرو ضرور مل جائے گی۔

☆ قرآن کریم میں تکرار نہیں۔

☆ قرآن کریم میں محض قصے نہیں ہیں بلکہ ہر گزشتہ واقعہ پیشگوئی کے طور پر بیان ہوا ہے۔

☆ قرآن کریم کا کوئی حصہ منسوخ نہیں ہے۔

☆ خدا کا کلام اور اس کی سنت آپس میں مخالف نہیں ہوسکتے۔

☆ قرآن کریم کے سارے احکام صحیح اور کوئی حکم وقتی نہیں ہے سوائے اس کے جس کے متعلق قرآن نے خود بتادیا ہو کہ یہ فلاں وقت اور فلاں موقعہ کے لئے حکم ہے۔

(انوار العلوم جلد 10 ص 157 تا 160)

افاضات حضرت خلیفة المسیح الرابع

☆ قرآن کریم کا یہ دستور ہے کہ وان القرآن یشد ......اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس سے ملتی جلتی کوئی اور آیت تلاش کریں جو اس آیت کے معنی کی تصدیق کرتی ہو اور مشکل کا ازالہ کرتی ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 28 مئی 1999ء ص:11)

☆ لاکھ کمپیوٹر مل جائیں وہ تفسیر قرآن نہیں لکھ سکتے...........اس علم سے جو حصہ لے گا جس حد تک اسی حد تک وہ تفسیر کا اہل ہوتا چلا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے علم کی روشنی میں۔

(منقول از آڈیو کیسٹ J.26 ریکارڈ شعبہ سمعی وبصری)

ایک مفسر کے لئے ضروری امور

حضرت ملک سیف الرحمان صاحب لکھتے ہیں:۔

1۔ قرآن کریم کی زبان عربی ہے اور یہ ایک خاص فلسفیانہ زبان ہے...........پس تفسیر قرآن کے لئے جہاں عربی زبان کا جاننا ضروری ہے وہاں اس کی ان خصوصیات اور قرآنی استعمالات کے اس شرف کو مدنظر رکھنا بھی لابدی ہے۔

2۔ عربی زبان میں مہارت کے لئے لغت، صرف ونحو، معانی و بیان، نظم و نثر عربی سے واقفیت کے علاوہ اصلی اور نقلی عربی میں امتیاز کا ملکہ بھی حاصل ہونا چاہئے۔ کیونکہ کسی زبان کے اسلوب ادا اور اس کے اصول تعبیر سے گہری واقفیت کے بغیر اس کے بیان کردہ حقائق تک رسائی کا دعویٰ بڑی ہی جرأت کا کام ہے۔ اسی طرح عربی اسلوب سے ہٹ کر کسی آیت کی تفسیر کرنا بھی راہ صواب سے بھٹک جانے کے مترادف ہے۔

3۔ مفسر کے لئے زمانہ نزول قرآن میں تمام دنیا کے بالعموم اور عرب اقوام کے بالخصوص تمدنی حالات سیاسی رجحانات بین القبائلی اور بین الاقوامی تعلقات مذہبی عقائد اور ان کے رسم ورواج سے حتی الوسع واقف ہونا ضروری ہے۔

4۔ مفسر کو نزول کتاب اور جمع ترتیب قرآن کی تاریخ کا بھی علم حاصل ہونا ضروری ہے۔

5۔ تفسیر میں ربط آیات وسورۃ کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کیونکہ ترتیب آیات میں غور کرنا اور یہ دیکھنا کہ ایک آیت کا بعد کی آیت سے اور ایک سورۃ کا پچھلی سورۃ سے کیا ربط ہے معنی قرآن کو کھول دیتا ہے۔

6۔ قرآن کریم اپنی حمایت سے نہ عاجز ہے اور نہ ہی اس کے لئے اسے خارجی مدد کی ضرورت ہے اور یہ قرآن مجید کا وہ اعجاز ہے جس کی کوئی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔

7۔ آئندہ آنے والے دینی حقائق سے آگاہی ایک ایسا اصل ہے جس کو قرآن کریم کی تفسیر میں نظرانداز کرنا حکمت نہیں ہے۔

8۔ علم الغیب اور پیش گوئیاں وحی الٰہی کا ایک اہم حصہ ہوا کرتی ہے خصوصاً ہمیشہ رہنے والی مذہبی کتاب کی زندگی کا یہ بڑا اہم عنصر ہیں۔ پس قرآن کی تفسیر کرنے کے لئے یہ بھی بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

9۔ کسی آیت کی تفسیر میں دوسری تائیدی یا تشریحی آیات کو ملحوظ رکھنا بڑا ضروری ہے۔

10۔ سنت متواترہ اور احادیث صحیحہ قرآن کریم کے ضروری حصوں کی بہترین تفسیر ہیں انہیں نظرانداز کرنا بڑی بدقسمتی ہے۔

11۔ آثار صحابہ اور اقوال تابعین کو تفسیر قرآن میں ہمیشہ سے اصولی اہمیت حاصل رہی ہے۔ البتہ اس سلسلہ میں روایت کی صحت، اسناد کی ثقاہت اصول درایت اور مستقبل سے متعلق تفسیر کو ملحوظ رکھنے سے کسی نے انکار نہیں کیا۔

12۔ سابقہ تفاسیر کو بھی زیرنظر رکھنا ضروری ہے کیونکہ علمی دنیا میں سابقہ تحقیقات ہی پر نئی تحقیقات کی بنیاد رکھی جاتی ہے اور اس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلوں نے کیا سوچا اور ہمارے نتائج فکر کیا ہیں اور اگر ان میں اختلاف ہے تو اس کی بنیاد کیا ہے۔

13۔ تاریخ و کتب مذاہب سابقہ کا علم ہونا بھی ضروری ہے۔

14۔ تفسیر میں شواہد کی جستجو اور تفصیل کی بڑی اہم ضرورت ہے۔

15۔ متشابہ آیت کی تفسیر محکم آیت کی روشنی میں کرنی چاہئے تاکہ اصل اصول کی خلاف ورزی کا امکان باقی نہ رہے۔

(روزنامہ الفضل مورخہ 8 جون 1960ء)

بقیہ از صفحہ 6

آٹا، کافی، کیمیائی عمل سے گزری ہوئی غذائیں، مکھن، تلی ہوئی اشیاء، مصالحہ جات اور ایسی اشیاء جو دیر سے ہضم ہوں۔

ماہرین غذا کہتے ہیں کہ جگر کی صحت کے لئے سبزیاں کھائیں اور آٹا چوکر سمیت استعمال کریں۔

آلو، سورج مکھی، زیتون کا تیل، شہد، جڑی بوٹیوں کی چائے، سیب کا رس، انگور اور دیگر گودے دار پھل وافر مقدار میں کھائیں، اس کے علاوہ ماہرین نے تو یہ بھی کہا ہے کہ اگر ہفتہ میں ایک مرتبہ فاقہ کیا جائے تو جگر کے افعال تیز ہو جاتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر فضل احمد ناصر صاحب

ہیپا ٹائٹس کی اقسام، علامات، اسباب اور بچاؤ

ہیپا ٹائٹس وہ موذی مرض ہے جس نے دور جدید کی تمام تر کامیابیوں کے باوجود نسل انسانی کو پریشان کر دیا ہے طبّی ماہرین ہیپا ٹائٹس کی چند اقسام کو ایڈز سے زیادہ خطرناک قرار دیتے ہیں کیونکہ اس مرض میں مبتلا مریض کی اپنی زندگی قابل رحم ہو جاتی ہے بلکہ وہ دوسرے انسانوں میں وائرس کی منتقلی کا سبب بن جاتا ہے زیرنظر مضمون میں اس موذی مرض کی اقسام علامات واسباب اور بچاؤ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ معلومات آپ کے علم میں اضافہ کا موجب ہوں گی۔

قدیم نظریہ کے مطابق غذا کی خرابیوں کی وجہ سے خون میں گندگی پیدا ہونے لگتی ہے۔ جس کی وجہ سے جسم میں حسب ضرورت خون پیدا نہیں ہوتا اور یوں جگر کے افعال اور پٹھے کمزور ہونے لگتے ہیں جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جگر ماؤف ہو جاتا ہے اور ورم کا باعث بنتا ہے۔ جدید سائنسی نظریہ کے مطابق ہیپا ٹائٹس کا مرض ایک موذی وائرس (Virus) کی بدولت لاحق ہوتا ہے یہ وائرس جسم میں سرایت کر جانے کی وجہ سے جگر کے خلیات مردہ ہونے لگتے ہیں اور بالآخر جگر کا کام کرنے کے نظام میں کافی حد تک تبدیلی آجاتی ہے۔ سوزش جگر کا باعث بے شمار اشیاء سمیت زہریلی ادویہ کا استعمال، طفیلی کیڑے اور بہت سی ایسی ادویات ہیں جو مابعد اثرات کی حامل ہوتی ہیں جن کے باعث یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے ماہرین کے مطابق اس مرض کا سبب بننے والا وائرس اس قدر مہلک ہوتا ہے کہ اس مرض میں مبتلا مریض کے خون کا چائے کا چمچ چوتھائی اگر کسی تالاب میں ڈال دیا جائے جس میں ایک لاکھ لیٹر پانی موجود ہو اور پھر اس پانی سے چوتھائی چمچ کسی جانور کو پلا دیا جائے تو اسے بھی یہ مرض لاحق ہو جائے گا۔

جگر کیا ہے؟

جگر نظام ہضم کا ایک انتہائی اہم حصّہ ہے یہ انسانی جسم کا سب سے بڑا عضو بھی کہلاتا ہے۔ ایک صحت مند انسان کے جگر کا وزن تقریباً تین پونڈ ہوتا ہے اور یہ عضو پیٹ کے دائیں طرف واقع ہوتا ہے اور اس کا زیادہ تر حصّہ نچلی پسلیوں سے ڈھکا ہوتا ہے۔ اس کے دو حصّے ہوتے ہیں دایاں حصّہ بائیں حصّے سے قدرے بڑا ہوتا ہے اس کا بایاں حصّہ اگرچہ واضح طور پر منقسم نہیں ہوتا تاہم معدے اور بڑی آنت کے کچھ حصّے کے اوپر ہوتا ہے ایک سائنسی اندازے کے مطابق انسانی جسم میں تقریباً پانچ سو ایسے افعال ہوتے ہیں جو جگر کے ذمے ہوتے ہیں۔ جگر کے خلیات ہزاروں قسم کی کثیر شاخہ نالیوں پر مشتمل ہوتے ہیں، ان میں سے ہر ایک مرکزی نالی سے منسلک ہوتا ہے اور آنتوں میں سے غذا (یعنی خون) وصول کرتا ہے۔ انسانی جسم میں جگر اپنے حجم اور جسم میں مختلف قسم کی سرگرمیوں کے اعتبار سے انتہائی موثر عضو کی حیثیت رکھتا ہے اس کے برعکس دوسرے اعضاء، مثلاً، گردے (Kidney)، پھیپھڑے (Lungs) کی طرح جگر میں بھی بافتوں کی تعداد کافی حد تک فاضل ہوتی ہے۔ چنانچہ ضرورت پڑنے پر جگر کا تین چوتھائی حصہ کاٹا جا سکتا ہے ایسی صورت میں جگر کا فعل بند نہیں ہوتا بلکہ جاری رہتا ہے ایک صحت مند نوجوان کے جگر کا وزن اس کے دل یا اس کے گردوں کے وزن سے تقریباً چار گنا ہوتا ہے اور یہ ایک کیپسول کی طرح ایک ہموار جھلی میں ملفوف ہوتا ہے۔ جگر چپٹا اور ایک طرف سے گول گنبد نما ہوتا ہے جو خمیدہ (Diaphragm) کے مخالف فٹ بیٹھتا ہے۔ انسانی جگر کی ظاہری شکل وصورت بالکل گائے کے جگر جیسی ہوتی ہے۔ چونکہ اس میں بہت سے مادے ذخیرہ ہوتے ہیں اور یہ ان کو تبدیل شدہ شکلوں میں بدلتا بھی ہے اس لئے عمر کے ساتھ ساتھ حجم میں بھی تبدیلی آتی رہتی ہے۔

جگر کے افعال

انسانی جسم میں جگر انتہائی اہم قسم کے کام سرانجام دیتا ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

انسان کے جگر کے خلیات اور بہت سے افعال انجام دینے کے علاوہ صفراء کا بھی اخراج کرتے ہیں جو کہ خون میں شامل نہیں ہوتا اور نشاستہ پر عمل کر کے ان کو گلوکوز (Glucose) میں تبدیل کر کے گلائی کوجن (Glycogen) کی صورت میں ذخیرہ کرتا ہے گلائی کوجن کی صورت میں توانائی ذخیرہ ہو جاتی ہے اور جب بھی خون میں شکر کی مقدار کم ہوتی ہے یا جسم کو توانائی کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ گلائی کوجن (Glycogen) دوبارہ گلوکوز (Glucose) میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ صفراء سوڈیم بائی کاربونیٹ (Sodium Bicarbonate) پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ سبزی مائل زرد رنگ کا کڑوا اور لیس دار مائع ہوتا ہے اس کی اہمیت یہ ہے کہ ہماری غذا میں جو چکنائیاں ہوتی ہیں ان کو یہ توڑ کر گھلاتا ہے اور معدے سے آنتوں میں جانے والی غذا کی تیزابیت کو کم کرتا ہے یہ مختلف مادوں کا ایک پیچیدہ مجموعہ ہے جو جزوی طور پر جگر میں بنتا ہے اور جزوی طور پر اسے دیگر اعضاء

کے خلیے بنانے میں مددگار ہوتا ہے صفراء میں تقریباً 97 فیصد پانی ہوتا ہے بقیہ تین فیصد حصے میں لون صفراء (Bile Pigments) غیر نامیاتی نمکیات، صفراء کے نمکیات، زردین (Lecithin) اور کولیسٹرول (Cholestrol) نامی چربیاں ہوتی ہیں۔ جگر سے صفراء کا اخراج مسلسل جاری رہتا ہے۔ اگرچہ خوراک اور ادویات کے اثرات سے اس کی مقدار میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے حتیٰ کہ اس پر جذبات کا بھی اثر ہوتا ہے درد اور غصے میں اس کا بہاؤ دب جاتا ہے چوبیس گھنٹوں کے دوران جگر سے عموماً اتنی مقدار میں صفراء خارج ہوتا ہے کہ لبالب بھر سکتے ہیں صفراء جگر میں پھیلی ہوئی نالیوں میں بہتا ہے یہاں تک کہ یہ عضو کی بیرونی جانب بنیادی جگر کی نالی میں پہنچ جاتا ہے۔

جگر ہمارے جسم میں خوراک (Nutrition) میں بڑا کردار ادا کرتا ہے یہ بڑے پیمانے پر خون کی پروٹین (Albumin) البومن بناتا ہے اور اس سے گلائیکوجن (Glycogen) تیار کر کے ذخیرہ کرتا ہے۔ خون کے جمنے کا تعلق بھی جگر کے ساتھ ہے یہ سب سے زیادہ مقدار میں پروٹین فائبرینوجن (Fibrinogen) پیدا کرتا ہے جو فائبرین (Fibrin) لختہ خون کی پیشرو ہوتی ہے یہ پروتھرومبین (Prothrombin) کا بہت بڑا ذریعہ ہوتی ہے یہ ایک اور پروٹین (Protein) جو خون کے جماؤ کے عمل میں داخل ہوتی ہے۔ جب تک چکنائی میں حل پذیر وٹامن (Vitamin) مناسب مقدار میں آنت کے اندر جذب نہیں ہو جاتا جگر پروتھرومبین (Prothrombin) نہیں بنا سکتا اور چکنائی کے جذب ہونے کے لئے صفراء (Bile) کے نمکیات (Salt) ضروری ہوتے ہیں۔

جگر بہت سی حفاظتی سرگرمیاں بھی سرانجام دیتا ہے مثلاً یہ بے ضرر مرکبات بنانے کے لئے بعض ضرر رساں مادوں کو دیگر مادوں کے ساتھ ملا دیتا ہے جس کے نتیجہ میں بے ضرر مرکبات تشکیل پاتے ہیں یہ بعض نقصان دہ عوامل کو یکسر تباہ کر دیتا ہے جبکہ بعض ایسے مادوں کو بھی ذخیرہ کر لیتا ہے اور پھر قابل برداشت مقدار میں آہستہ آہستہ چھوڑ دیتا ہے۔ جگر ہارمون (Hormone) کی مقدار بھی اثر انداز ہوتا ہے مثال کے طور پر ایک انسان کا جگر مادہ جنسی ہارمون ایسٹروجن (Estrogen) کو ختم کر دیتا ہے اس طرح بیمار مرد کے جگر کے اس عمل میں ناکامی کی وجہ سے اس مرد میں نسوانی خصوصیات کی نشوونما کا آغاز ہو سکتا ہے۔

ہم جو کھاتے ہیں اس سے جگر متاثر ہوتا ہے انسانی ہاضمے کا عمل اسی وقت شروع ہو جاتا ہے جب غذا منہ سے گزر کر معدے اور آنتوں میں پہنچتی ہے اور اس کے انحصار امینو ایسڈ (Amino Acid) اور گلوکوز (Glucose) اور روغنی تیزابوں پر ہوتا ہے۔ مقویات جذب کرنے کا عمل چھوٹی آنت (Small Intestine) اور بڑی آنت (Large Intestine) میں ہوتا ہے اگر معدے کا فعل اور ہاضمے کا عمل ٹھیک ہو تو آنتوں میں مقویات کے جذب ہونے کے بعد فضلہ خارج ہو جاتا ہے۔ اس پورے نظام کا اثر انسان کے دوران خون پر بھی پڑتا ہے جو فوری طور پر جگر کو متاثر کرتا ہے فرض کریں کہ اگر زہریلے اور بیکار مادے جسم سے پوری طرح خارج نہ ہوں تو اس کا کچھ حصہ یا کافی حصہ خون میں شامل ہو جائے تو جگر اپنا کام صحیح طرح نہیں کر پائے گا۔

صحت مند جگر کے لئے متوازن غذا کا استعمال اور ایسی ورزش بہت اہم ہے جس میں لمبے لمبے سانس لئے جائیں، الکوحل (Alcohal) نکوٹین (Nicotine) اور جانوروں سے حاصل شدہ چکنائی اور روغنی اشیاء جگر کے لئے انتہائی مضر ہیں۔

وائرس کیا ہے؟

وائرس (Virus) ایک انتہائی چھوٹا سا جاندار ہے جسے عام خردبین سے دیکھنا ممکن نہیں بلکہ اس کو دیکھنے کے لئے الیکٹرونک خردبین کا استعمال کیا جاتا ہے اس وائرس کی ہیئت کچھ اس طرح ہوتی ہے کہ اس کے باہر پروٹین کا ایک خول ہوتا ہے اور اس کے اندر جینیاتی مادہ، آر این اے (RNA) اور ڈی این اے (DNA) پایا جاتا ہے یہ ایک ایسا جاندار ہے جسے اینٹی بائیوٹک (Antibiotic) کی ہائی پوٹنسی سے بھی ختم کرنا ایک مشکل کام ہے ایسے افراد جن کے جسم میں یہ وائرس موجود ہو لیکن ان کا مدافعتی نظام اسے غیر فعال کر چکا ہو تو وہ فرد اس کا کیریئر (Carrier) کہلائے گا یعنی وہ اپنا غیر فعال وائرس کسی دوسرے انسان میں منتقل کر سکتا ہے اور یہ دوسرے انسان کے جسم میں جا کر پھر فعال ہو سکتا ہے۔

ہیپا ٹائٹس کی اقسام

ہیپاٹائٹس اے۔ ہیپاٹائٹس بی۔ ہیپاٹائٹس سی۔ ہیپاٹائٹس ڈی۔ ہیپاٹائٹس ای۔ ہیپاٹائٹس اے

یہ ایک متعدی مرض ہے جو ایک خاص قسم کے وائرس جس کا نام (HAV) ہے کے جسم میں سرایت کر جانے کی وجہ سے جگر متاثر ہونے لگتا ہے یہ مرض عمومی طور پر ترقی پذیر ممالک میں عام ہے اور چھوٹے بچوں میں عموماً بچپن کے یرقان کا باعث بنتا ہے اس کی مدت حضانت (Incubation Period) پندرہ سے پینتالیس دن (15 سے 45) تک ہے اس وائرس سے متاثرہ مریض میں یہ وائرس اس کے پاخانے کے ذریعے خارج ہوتا رہتا ہے۔

نیز یہ مرض ایک مریض سے دوسرے مریض کو بذریعہ تھوک بھی لگ سکتا ہے عمومی طور پر ایسے افراد جو حفظان صحت کا خیال نہیں رکھتے وہ بہت جلد اس وائرس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس وائرس سے متاثرہ افراد میں بخار کی کیفیت پیدا ہونے لگتی ہے اس کے ساتھ ساتھ کمزوری، لاغرپن، طبیعت میں سستی، تمام جسم میں درد اور فلو کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اس کے بعد مریض کی بھوک ختم ہو جاتی ہے کچھ کھانے کو دل نہیں کرتا منہ کا ذائقہ تبدیل ہو جاتا ہے اور عموماً متلی کی سی طبیعت رہتی ہے مریض کے معائنے سے پتہ چلتا ہے کہ مریض کے جگر کے مقام پر ورم ہے نیز ظاہری طور پر مریض کی جلد کا رنگ زردی مائل ہونے لگتا ہے ان علامات کی موجودگی میں مکمل علاج و معالجے کے علاوہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئے۔

ہیپاٹائٹس بی

یہ ہیپاٹائٹس اے سے زیادہ مہلک اور زیادہ خطرناک کیفیت ہوتی ہے۔ آج کل کے دور میں اس مرض کو ایڈز (AIDS) سے زیادہ خطرناک مانا جاتا ہے اس مرض کا زمانہ حضانت ایک سو اسی (180) دن تک ہوتا ہے اس مرض کے وائرس کا نام (HBV) اس مرض کو سیرم ہیپاٹائٹس (Serum Hepatitis) بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ مرض اکثر و بیشتر رطوبت کے ذریعے ایک فرد سے دوسرے فرد تک منتقل ہوتا ہے اس مرض کی منتقلی کا سب سے بڑا سبب خون کی منتقلی ہے اس کے وائرس مریض کی ہر رطوبت میں پائے جاتے ہیں جو جسم سے خارج ہوتی ہے جیسے لعاب دہن، مادہ تولید، آنسو، پیشاب، اندام نہانی کی رطوبت وغیرہ شامل ہے۔ اس مرض کے پھیلنے کے جہاں اور بہت سے ذرائع ہیں وہاں پر ہم جنسیت بھی اس مرض کے پھیلاؤ کا ایک بڑا ذریعہ ہے اس مرض کی علامات بھی وہی ہیں جو ہیپاٹائٹس اے کے مزاج میں پائی جاتی ہیں لیکن اس مریض کے خون میں موجود بلیروبن (Bilirubin) کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے۔

ہیپاٹائٹس سی

یہ بھی ایک مہلک مرض ہے اور اس وائرس کا نام (HCV) ہے جب یہ وائرس آیا تو سائنس دانوں نے اس کو نان اے اور نان بی کا نام دیا جو بعد ازاں (HCV) کے نام سے جانا جانے لگا یہ اکثر ایسے مریضوں میں ہوتا ہے جنہیں التہاب جگر کا مرض لاحق ہو گیا ہو۔ اس وائرس سے متاثرہ مریض کی تعداد پچیس فیصد میں لیور سیروسس (Cirrosis) یعنی جگر کے سرطان میں مبتلا ہو جاتے ہیں ان کی علامات میں عام بدن کے عضلات میں کھچاؤ، خون کے سرخ ذرات میں کمی بدن میں شدید قسم کی نقاہت کے علاوہ اور بھی ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

ہیپاٹائٹس ڈی

یہ ایک نامکمل وائرس ہے جس کو ایچ ڈی وی (HDV) کہتے ہیں اس ہیپاٹائٹس کا سبب سوزش ہوتی ہے اس لئے یہ وائرس کی بہ نسبت زیادہ خطرناک نہیں لیکن اگر یہ ہیپاٹائٹس بی کے ساتھ حملہ آور ہو تو یہ انتہائی مہلک صورت اختیار کر سکتا ہے۔

ہیپاٹائٹس ای

اس کا وائرس زیادہ تر پانی کے ذریعے پھیلتا ہے عمومی طور پر بالغ افراد ہی اس کی سوزش کا شکار ہوتے ہیں اور اکثر حاملہ خواتین میں بھی یہ سوزش دیکھی گئی ہے جو کہ بیس فیصد ہلاکت کا باعث بنتی ہے۔

ہیپا ٹائٹس اور یرقان میں فرق

بعض لوگ ہیپاٹائٹس اور یرقان کو ایک ہی مرض سمجھتے ہیں یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ ہیپاٹائٹس (Hepatitis) یعنی جگر کی سوزش اور یرقان یا پیلیا یا جانڈس (Juandic) میں فرق ہے ہیپاٹائٹس ایک مرض ہے جبکہ یرقان ایک کیفیت یا پیچیدگی کا نام ہے جو کسی بھی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے مثلاً ہیپاٹائٹس (Hepatitis) جگر کی سوزش کی وجہ سے ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں خون میں ایس جی پی ٹی (Serum Glutamic Pyrovic Transaminase) کی مقدار بڑھ جاتی ہے جو کہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جگر کے خلیات میں بہت زیادہ ٹوٹ پھوٹ ہو رہی ہے۔ خون کے سرخ خلیات میں کسی وجہ سے بہت زیادہ ٹوٹ پھوٹ شروع ہو جائے تو آنکھوں کا سفید حصہ پیلا ہونے لگتا ہے اور جسم میں پیلاہٹ غالب ہو جاتی ہے۔ نوزائیدہ بچوں میں اسی قسم کا یرقان ہوتا ہے کیونکہ پیدا ہونے والے بچوں میں پیدائش کے بعد بیرونی ماحول میں کچھ تبدیلیاں ہو رہی ہوتی ہیں جس کی وجہ سے خون کے سرخ جرثوموں میں ٹوٹ پھوٹ ہونے لگتی ہے جو کہ یرقان کا باعث بنتی ہے اس کے علاوہ انتقال خون کی وجہ سے جسم کا ردعمل یعنی اگر کسی کو غلط قسم کا خون لگ جائے تو اس کا جرثومہ اس کے خون کے خلاف ردعمل ظاہر کرے گا اور اس صورت میں جرثوموں میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوں گے اور اس وجہ سے یرقان کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ نیز پتے (Gall Bladder) سے نکلنے والی نالی جس کو بائل ڈکٹ (Bile Duct) کہتے ہیں اس سے صفراوی مادہ (Bile) انتڑیوں میں داخل ہونے لگتا ہے جس کی وجہ سے یرقان کی علامتیں نمایاں ہونے لگتی ہیں اس طرح کے یرقان کو رکاوٹی یرقان (Obstructive Juandice) کہتے ہیں اس یرقان میں مریض کو کچھ حفاظتی تدابیر اور علاج و معالجے سے کچھ عرصہ کے بعد ٹھیک ہونے لگتا ہے جس سے جسم کا سارا نظام درست سمت کی طرف جانے لگتا ہے لیکن ہیپاٹائٹس میں ایسا نہیں ہے خاص طور پر ہیپاٹائٹس کے وائرس سی اور بی بہت زیادہ خطرناک صورت اختیار کر جاتے ہیں۔

جگر کی صحت

جگر کے بہتر اور فعال کام کے لئے درج ذیل اشیاء کا استعمال کم سے کم کیا جائے، چائے، سفید

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعود

ضلع نواب شاہ

❁ مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نوابشاہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نواب شاہ ضلع میں ماہ فروری 2014ء میں جلسہ ہائے یوم مصلح موعود کے انعقاد کی توفیق ملی۔ ان جلسوں میں تلاوت و نظم کے بعد مقررین نے یوم مصلح موعود کے حوالہ سے احمدیوں کو معلومات فراہم کیں اور اس حوالہ سے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ مندرجہ ذیل جماعتوں نے جلسوں کا انعقاد کیا۔ نواب شاہ شہر، حلقہ دارالحمد، ایوان طاہر، سکرنڈ اور گوٹھ یار محمد چانڈیو۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

ریفریشر کورس عہدیداران

انصاراللہ حلقہ جات ربوہ

❁ مجلس انصاراللہ مقامی کے زیر اہتمام مورخہ 17 مئی 2014ء کو صدر شرقی اور صدر غربی بلاکس کے عہدیداران انصاراللہ حلقہ جات کا ریفریشر کورس بیت الانوار دارالصدر شمالی ربوہ میں نماز عصر کے بعد مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ مقامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد محترم زعیم اعلیٰ صاحب، مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب منتظم تعلیم القرآن، مکرم ظفر احمد ظفر صاحب منتظم تربیت اور مکرم جاوید ناصر ساقی صاحب نمائندہ نظارت دعوت الی اللہ نے مختلف شعبہ جات کے متعلق ہدایات دیں۔ 81 عہدیداران شریک ہوئے۔ مقامی مجلس کی طرف سے سب مہمانوں کی مشروب سے تواضع کی گئی۔

❁ عہدیداران انصاراللہ حلقہ جات ناصر بلاک کا ریفریشر کورس مورخہ 13 مئی 2014ء کو ناصر آباد شرقی کی بیت الذکر میں شام 5 بجے نماز عصر کے بعد مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں سات حلقہ جات کے 59 عہدیداران نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد مکرم ظفر احمد ظفر صاحب منتظم تربیت، مکرم محمد رئیس طاہر صاحب منتظم اصلاح وارشاد اور محترم نائب زعیم اعلیٰ نے عہدیداران کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

❁ عہدیداران حلقہ جات رحمت بلاک کا ریفریشر کورس بھی مورخہ 13 مئی 2014ء کو بیت ناصر دارالرحمت غربی میں 5:30 بجے شام محترم چوہدری نصیر احمد صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ مقامی کی صدارت میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد کے بعد مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب منتظم تعلیم القرآن، مکرم محمد انور نسیم صاحب منتظم عمومی اور زعیم اعلیٰ صاحب نے عہدیداران کو ہدایات دیں۔ دعا کے ساتھ ریفریشر کورس اختتام پذیر ہوا۔ پروگرام میں 67 عہدیدار شامل ہوئے۔

نکاح

❁ مکرم ضیاء اللہ ظفر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم احسان اللہ ظفر صاحب کے نکاح کا اعلان میں مکرم احسان سکندر صاحب مربی سلسلہ بیلجیئم نے محترمہ حسیبہ بےنظیر صاحبہ بنت مکرم قریشی منیر احمد صاحب آف جرمنی کے ساتھ بیلجیئم میں مورخہ 9 مئی 2014ء کو کیا۔ دلہا مکرم ٹھیکیدار غلام محمد خادم صاحب کا پوتا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعث بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم اصغر علی صاحب ایجنٹ روزنامہ الفضل فیصل آباد تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ بڑیہ بیگم صاحبہ آف انڈونیشیا اہلیہ مکرم غلام غوث صاحب مرحوم مورخہ 29 جنوری 2014ء کو بعمر 82 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ نماز عصر کے بعد مکرم افتخار احمد صاحب مربی سلسلہ حلقہ کریم نگر فیصل آباد نے پڑھائی گوکھووال قبرستان میں تدفین ہوئی اور مربی صاحب نے ہی دعا کروائی۔ آپ 1962ء میں انڈونیشیا سے پاکستان آئی تھیں۔ مکرم چودھری غلام دستگیر صاحب مرحوم امیر جماعت فیصل آباد جو کہ ہمارے والد صاحب کے چچازاد بھائی تھے ان کے ذریعہ 1964ء میں بیعت کی سعادت نصیب ہوئی اور حلقہ کریم نگر فیصل آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔ تقریباً چالیس سال قرآن پاک بچوں اور بچیوں کو پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئیں۔ میری والدہ نمازوں کی پابند اور تہجد گزار تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں پانچ بیٹے، سات بیٹیاں اور متعدد نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب وکیل وقف نو تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

مکرم اسد اللہ طاہر علی صاحب اور محترمہ ڈاکٹر فرح احمد صاحب واقفہ زندگی کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام صباء علی تجویز کیا گیا ہے۔ مکرم اسد اللہ طاہر علی صاحب اور محترمہ ڈاکٹر فرح احمد صاحبہ آجکل مجلس نصرت جہاں کے تحت احمدیہ ہسپتال امبالے یوگنڈا میں بطور واقف زندگی خدمات بجالا رہے ہیں۔ نومولودہ محترم ڈاکٹر محمد علی صاحب امیر ضلع پشاور کی پوتی اور محترم ڈاکٹر قاضی طاہر اسماعیل صاحب ناظم انصار اللہ ضلع ملتان کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی بابرکت زندگی عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم فرحان احمد صاحب کارکن دفتر مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ماموں زاد بھائی مکرم نعمان اشفاق صاحب ابن مکرم اشفاق احمد صاحب کے بائیں ہاتھ کی رگ ایک حادثہ میں کٹ گئی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم محمد انور صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محترم صوفی سید محمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ چرناڑی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر حال دارالعلوم شرقی برکت ربوہ مورخہ 22 مئی 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ چرناڑی آزاد کشمیر کے اولین احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کو بطور صدر جماعت چرناڑی اور سیکرٹری مال خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ 1973ء میں ربوہ شفٹ ہوئے۔ اپنے حلقہ میں امام الصلوٰۃ بھی رہے۔ آپ نے جنگ عظیم دوم میں سنگاپور، ملائیشیا اور برما میں فوجی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کا خلفائے سلسلہ سے اخلاص ووفا کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ خاص تعلق تھا۔ جب وہ ناظم ارشاد وقف جدید تھے۔ چرناڑی تشریف لائے اور آپ کو جماعت چرناڑی کی بیت الذکر کے افتتاح کروانے کی توفیق ملی تو آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی مقامی پھلوں سے تواضع کی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، نوعمری سے ہی آپ کو نوافل ادا کرنے والے، دعا گو، مہمان نواز، دعوت الی اللہ کا جوش و جذبہ رکھنے والے اور دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ اس کے علاوہ جماعت کی تعلیم وتربیت کا بھی خاص خیال رکھتے۔ آپ نے اپنے علاقہ کے غریب طلباء کو تعلیم کے حصول کیلئے مرکز سلسلہ بھجوانے میں اہم کردار ادا کیا۔ آپ سادہ، نڈر، بارعب اور جفاکش تھے، آپ کی نماز جنازہ مکرم مبشر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم بشارت احمد صاحب صدر حلقہ دارالعلوم شرقی برکت نے دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، آپ کے خاندان کو آپ کی نیکیاں جاری رکھنے اور اخلاص ووفا میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم سید منیر احمد صاحب شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ سیدہ رخشندہ قمر صاحبہ مورخہ 20 مئی 2014ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ 21 مئی کو نماز جنازہ بیت المبارک میں بعد عصر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی عمر 40 سال تھی۔ مرحومہ نے بطور سیکرٹری تحریک جدید اور وقف جدید لجنہ اماء اللہ شکور پارک خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک، پیار محبت سے پیش آنے والی اور ہنس مکھ تھیں۔ مرحومہ نے دو بچے، دو بچیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ناصر ایلیمنٹری سکول کا اجراء

(بستی شکرانی ضلع بہاولپور)

❁ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے نظارت تعلیم فروغ تعلیم کے منصوبہ کو آگے بڑھانے میں کوشاں ہے۔ مورخہ 23 مئی 2014ء کو بستی شکرانی ضلع بہاولپور میں ناصر ایلیمنٹری سکول کا باقاعدہ افتتاح مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب نائب ناظر تعلیم نے کیا۔ تمام بچے جن کی تعداد 70 تھی جو کہ داخل ہو چکے تھے قطاروں میں بیٹھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مہمان خصوصی نے سکول کے قیام کی اہمیت اور تعلیم کی ضرورت وافادیت بتائی جماعت کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے تعاون کیا۔ اس سکول میں پہلی پرنسپل ہونے کا اعزاز مکرمہ رفعت جبیں صاحبہ کو ملا۔ مکرم بشیر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت بستی شکرانی نے جملہ احباب کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد تمام بچوں میں بسکٹ اور ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔

(نظارت تعلیم)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خواتین اور بچیوں کے مخصوص امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
جرمن ادویات کا مرکز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے) فون: 047-6211510
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 0334-7801578

لوٹ سیل۔سیل۔سیل
لیڈیز و بچگانہ ورائٹی =/Rs 250
مردانہ و لیڈیز فینسی ورائٹی =/Rs 350
رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
کھانا ہضم کرتا ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

STUDY IN GERMANY

Bachelor(withFundation)&MasterDegreeProgrammesAvailable

FREEDEGREEROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get18 MonthsJobSearchVisaAfterMasters Degree&EvenWorkAllowedDuringStudies

APPLYNOW(Requirement)
- **Intermediatewithabove60%**
- **A-LevelStudents**
- **BachelorStudentswithmin70%**
- **Studentsawaitingresultcanalsoapply**

Consultancy+ Admission+Documentation
EvenafterreachingGermany,pickupservicefrom airporttillUniversity
PleasecontactyourErfolgTeamConsultantsinGermany
Office:+4979405035030,Fax:+4979405035031,Mob:+4917656433243
Email:info@erfolgteam.com, **Skype**erfolgteam, **Web: www.erfolgteam.com**

ربوہ میں طلوع وغروب 30 مئی

طلوع فجر	3:27
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	7:10

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

30 مئی 2014ء

6:00 am	پیس کانفرنس 24 مارچ 2007ء
7:35 am	ترجمۃ القرآن کلاس
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ
1:20 pm	راہ ھدیٰ
3:55 pm	دینی وفقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:35 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 مئی 2014ء
11:25 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

درخواست دعا

مکرم رانا مبارک احمد صاحب لندن (علامہ اقبال ٹاؤن لاہور) بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

عطیہ خون۔ خدمت بھی عبادت بھی

اٹھوال فیبرکس
لان ہی لان، چائنہ لان کی تمام ورائٹی پر
زبردست سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
اعجاز احمد طاہر: 0333-3354914

نشاط۔ گل احمد۔ ڈیزائنرز، بوتیک اور چکن و لان کی بیشمار ورائٹی
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 047-6213312

FR-10